لفظ زیور کے معنوی وشرعی اطلاقات

(ایک تحقیقی مطالعہ)

The literal and legal applications of the word jewellery

☆ محمد شفیق

☆☆ ڈاکٹر غلام حسین

ABSTRACT

A person uses many words day and night, some of which are meaningful and some of which are meaningless and then some meaningful words contain only literal meanings. While some meaningful words are used with a literal meaning, as well as a term that is why knowing the literal meaning of a word alone does not lead to perfect knowledge of the word. Therefore, it is important to know the literal meaning of the word, as well as the terminological meaning of the word, so that a complete understanding of the meanings and connotations of the word can be obtained. One of the words spoken in our environment and society is the word ornament which is used as a term as well as giving many literal meanings. For example, any thing that makes a person look beautiful in the eyes of others by using or adopting it is an ornament, usually it is a garment or something made of metals, minerals or diamonds or a person is adorned with ornaments of knowledge or good manners and be adorned with good deeds, all is adornment. Because just as a person becomes beautiful in the eyes of others by embellishing things made of gold and silver and other metals and diamonds and jewels, so also a person becomes beautiful in the eyes of others by adornment with knowledge and good morals and deeds. This article is an attempt to review the lexical and terminological applications of the word ornament.

Keywords: Jewelry, Islam, Hadith, Tradition, Culture

اللہ تبارک و تعالی نے بننے، سنورنے اور خوبصورت دکھائی دینے کو روز اول سے انسان کی فطرت و جبلت میں ودیعت کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ہر خوبصورت چیز کو پسند کرتا ہے اور خود خوبصورت بننے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ پی ایچ،ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور۔

☆☆ ایلیمنٹری ٹیچر، دلہکے مہار، بصیرپور (اوکاڑہ)

اس فطری جذبے کے تحت خوبصورتی کے حصول کے لیے لباس کے ساتھ، ساتھ صدیوں سے زیورات کا استعمال کرتا چلا آرہاہے لھذا یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ زیور کے استعمال کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے۔ جتنا کہ خودانسان قدیم ہے، بھلے اس کی ہیئت کذایہ اور شکل وصورت کیسی ہی ہو۔ قرآن کریم نے موسی علیہ السلام کی قوم کا ذکر کرتے ہوئے زیورات کے استعمال کی تاریخ کی طرف اشارہ فرمایاہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ﴾(۱)

"اور موسی علیہ السلام کی قوم نے ان کے (کوہ طور پر جانے کے بعد) اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنالیا (جو) ایک مجسم تھا،اس کی آواز گائے کی تھی۔"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں جہاں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ جب موسی علیہ السلام، اللہ سے شرف ہم کلامی کے لیے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو آپ کے پیچھے سے آپ کی قوم نے فرعونیوں سے مانگے ہوئے زیورات کا بچھڑا بنا لیا جو گائے کی آواز نکالتا تھا۔ تو وہاں بین السطور یہ بات بھی واضح طور پر ثابت ہوئی ہے کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ میں مصریوں میں زیورات کے استعمال کاعام رواج تھا اور وہ لوگ زیورات کو خوشی کے مواقع،مثلا عیداورشادی ،بیاہ وغیرہ پر پہنتے تھے۔

تاریخی حوالہ جات کے مطابق جناب موسی علیہ السلام کا زمانہ مبارک ۱۴۴۹تا۱۵۵۱ قبل مسیح (۲) ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیگر تاریخی حوالہ جات کو درست تسلیم نہ بھی کیا جائے تو بھی یہ بات واضح ہے کہ جناب موسی علیہ السلام کے زمانہ میں اہل مصر اورآس پاس کے علاقوں مثلا عراق،یونان وغیرہ میں زیورات کے استعمال کا عام رواج تھا۔

قدیم مذہبی کتب، تاریخ اورآثار قدیمہ سے حاصل ہونے والی معلومات بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ ابتداء میں انسان نے نباتات، پھولوں اور خوشبودار گھاس کو تزئین و آرائش کے لیے بطور زیور استعمال کرنا شروع کیا۔ پھر معدنیات کی دریافت کے بعد انسان مختلف دھاتوں کو بطور زیور استعمال کرنے لگا جس سے زیورات کی تیاری نے ایک صنعت کی صورت اختیار کرلی اور اس میں نئی تکنیکوں اور مہارتوں کے تعارف کی بدولت زیورات سازی کے فن کو اک نئی جہت حاصل ہوئی ۔ پھر رفتہ، رفتہ انسان کے عقیدہ میں یہ بات شامل ہوگئی کہ ہیرے، جواہرات غیر مرئی طاقتوں کا مظہر اور محل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انسان سونے اور چاندی اور دیگر دھاتوں کے زیورات کے ساتھ، ساتھ اپنے اعتقاد کی

---

(۱)سورۃ الاعراف،۷/۱۴۸

(2) 7000YEARS OF JEWELRY,EDITED BY HUGH TAIT,A Firefly Book/11

ترویج واشاعت کے لیے پتھر اور ہیرے، جواہرات کو بطور ضرورت استعمال کرنے لگا۔ پھر جب انسان نے پتھر کی تراش وخراش کا فن سیکھ لیا تو مختلف معدنیات کے ساتھ، ساتھ پتھر بھی بطور زیور استعمال ہونے لگے۔

بیسویں صدی کے آغاز میں شیشہ کی مصنوعات کا آغاز ہوا تو مختلف دھاتوں اور ہیرے جواہرات، کے ساتھ شیشہ بھی زیورات کی تیاری میں استعمال کیا جانے لگا جس سے زیورات کی صنعت میں مزید نفاست اور خوبصورتی پیدا ہو گئی ۔پھر ایٹمی عناصر کی ایجاد ،معاشرتی رکاوٹوں کے خاتمے اور مختلف ثقافتوں کے ملاپ سے زیورات کے ڈیزائن کی مختلف انواع نے جدیدیت کے میدان میں اس قدر ترقی حاصل کر لی کہ عصر حاضر میں زیورات جسمانی آرائش کے فروغ کا بہت بڑا ذریعہ بن گئے ہیں۔شخصیت اور خوبصورتی کے اظہار کے لیے زیورات کا استعمال اس قدر عام ہو گیا ہے کہ مرد ہو یا عورت، عربی ہو یا عجمی، پاکستانی ہو ایرانی، یورپی یا افریقی ہر ایک زیور پہننا پسند کرتا ہے۔

البتہ زیور پہننے کے طور، طریقے ہر ملک اور قوم کے ایک دوسرے سے مختلف اور جدا ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مختلف اقوام میں لفظ زیور کی تعبیرات و تشریحات بھی دوسری قوم سے مختلف اور جدا ہو سکتی ہیں یعنی یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کا استعمال کسی ایک قوم کے ہاں بطور زیور ہو اور دوسری قوم کے ہاں وہی چیز بلحاظ عقیدہ استعمال ہو رہی ہو۔ چنانچہ اسلام میں زیور سے کیا مراد ہے یا یہ الفاظ دیگر اسلام میں لفظ زیور کا اطلاق کس چیز پر کیا جاتا ہے زیر نظر مضمون اسی بات کی وضاحت کے لیے ھدیہ قارئین کیا جارہا ہے جس میں اس چیز کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا کہ اسلام میں زیور کا اطلاق کس چیز پر ہوتا ہے؟ کیونکہ یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ کسی لفظ کے محض لغوی معنی جان لینے سے اس لفظ کی کامل معرفت حاصل نہیں ہو سکتی لیکن کسی بھی لفظ کے لغوی معنی جانے بغیر اس کے صحیح معنی و مفہوم کا ادراک بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی بھی لفظ کے لغوی معنی کا تعلق اس لفظ کے مادہ اور اصل(Origin) کے ساتھ ہوتا ہے اور اسی مادہ واصل پر مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے معانی کا انحصار ہوتا ہے۔ مادہ اور اصل سے جتنے بھی لفظ نکلتے ہیں ہر ایک میں اسی مادہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثلاً "ضرب، ضارب، مضروب، مضراب" وغیرہ کے تمام مشتقات میں مارنے کا معنی و مفہوم موجود ہے، لھذا کسی بھی لفظ کی معرفت کے لیے اس لفظ کے لغوی اشتقاقات کا جاننا بھی نہائیت ضروری ہے۔

اردو زبان میں بولا جانے والا لفظ، زیور اپنی اصل کے اعتبار سے فارسی زبان کا لفظ ہے جبکہ عربی زبان میں اس کے لیے "حلیة" کا لفظ مستعمل ہے اور انگریزی زبان میں اس کے لیے"Jewelry"کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

صاحب فیروزاللغات نے لفظ زیور کی معنوی تحقیق مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے۔

ا۔زیور بمعنی زیب دینے والا

۲۔زیور بمعنی گہنا پاتا (زیب آور کا مخفف)جمع زیورات۔(۱)

فارسی زبان میں لفظ زیور کے صرف مذکورہ بالا معانی ہی بیان کیے گئے ہیں جبکہ عربی زبان میں اس کے لیے "حلیة "کا لفظ مستعمل ہے جو لغت عرب میں وسیع تر معنی ومفہوم کے لیے بولا جاتا ہے۔ لہذا لفظ زیور کے معنوی اطلاقات کو بیان کرنے کے لیے عربی زبان میں زیور کے لیے استعمال ہونے والے لفظ"حلیة" کا معنی ومفہوم جاننا ضروری ہے۔ زیر نظر تحقیق کا مطلوب ومقصود قرآن واحادیث اور لغت عرب کی روشنی میں لفظ زیور کے معنوی اطلاقات کا تحقیقی مطالعہ ہے جو عربی زبان میں زیور کے لیے استعمال ہونے والے لفظ "حلیة" کا معنی ومفہوم جانے بغیر ناممکن ہے۔مندرجہ ذیل سطور میں لفظ " حلیة "کا معنی ومفہوم پیش کیا جارہاہے تاکہ لفظ "حلیة"کے ذریعہ زیور کے معنوی اطلاقات کو واضح کیا جاسکے۔

لفظ "حلیة"کامادہ اشتقاق اور اصل"ح،ل،ی"یعنی"حلی" ہے جو تائے تانیث ملحقہ کے ساتھ "حِلْیَةٌ"بروزن "فِعْلَة"اور تائے تانیث ملحقہ کے بغیر "فا"کلمہ کے فتحہ کے ساتھ "حَلْیٌ"بروزن"فَعْلٌ"اور "فا"کلمہ کے کسرہ کے ساتھ "حِلْی" بروزن" فِعْلٌ" اور "فا"کلمہ کے ضمہ کے ساتھ "حُلَی" بروزن" فُعْلٌ" مستعمل ہے۔ حلیة اور حلی ثلاثی مجرد ومزید فیہ کے تمام ابواب میں بطور اسم اور بطور مصدر مستعمل ہے اور خاصیات ابواب کے مختلف ہونے کے باعث مختلف متعدد معانی رکھتاہے۔

چنانچہ ابن منظور، مرتضی زبیدی، راغب اصفہانی، لوئیس مالوف وغیرہم ائمہ لغت نے لفظ "حلی "اور"حلیة" کے متعدد معانی بیان کیے ہیں۔

مثلا: لفظ"حَلْی"فا،کلمہ کے فتحہ کے ساتھ ہو تو مندرجہ ذیل معانی کے لیے آتاہے۔

۱۔" الحلي: ما تُزين به من مصوغ المعدنيات أو الحجارة"(۲)

"معدنیات اور پتھر سے بنی ایسی چیز جس سے زینت حاصل کی جائے۔"

۲۔" الحلي: كل حلية حليت بها امرأة أو سيفا و نحوه"(۳)

"ہر ایسی آرائش وزیبائش جس کے ذریعہ تو عورت یا تلوار وغیرہ کو آراستہ کرے۔"

لفظ"حِلْيَةٌ"فا کلمہ کے کسرہ اور تائے ملحقہ کے ساتھ مندرجہ ذیل معانی کے لیے آتاہے۔

---

(۱)فیروزالدین، مولوی،(س۔ن)، فیروزاللغات، اردو، فیروزسنز، لاہور۔ ص:۷۵۸۔

(۲)ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، الافریقی،(س۔ن)، لسان العرب، دار صادر، بیروت۔ ۱۴/ ۱۹۴

(۳)ایضا، ۱۴/ ۱۹۵

۱۔"الحلية: هو اسم لكلِّ ما يُتزين به من مصاغ الذهب والفضة"(۱)

"سونے،چاندی سے بنی ہر ایسی چیز،جس سے زینت حاصل کی جائے زیور ہے۔"

۲۔ حلیة بمعنی زیور

۳۔ حلیة بمعنی زیب وزینت

۴۔ حلیة بمعنی چمک ودمق

۵۔ حلیة بمعنی شکل و صورت،عادت و خصلت

لفظ "حلية" کے مذکورہ بالا تمام معانی قرآن و حدیث، عربی شاعری اور محاورات عرب میں کثرت سے مستعمل ہیں۔

پہلا معنی: حلیة: بمعنی زیور

اس معنی کے اطلاقات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قرآنی اطلاقات:

لفظ حلیۃ کے معانی میں "حلية" بمعنی زیور کو مرکزیت حاصل ہے اور قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً عورت جوان ہو یا بوڑھی اس کی جبلت و فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہے کہ وہ ہر وقت زیور پہننا پسند کرتی ہے قرآن کریم نے عورت کی اسی جبلت و فطرت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ﴾(۲)

"یاوہ جو زیور میں پرورش پائے۔"

اسی معنی کو قرآن کریم دوسرے انداز میں اس طرح بیان کیا ہے۔

﴿مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ ﴾(۳)

(انہوں نے) اپنے زیورات سے بچھڑے کا ایک مجسمہ بنالیا۔

---

(۱)ایضاً،۱۴/ ۱۹۵

(۲)سورۃ الزخرف،۴۳/ ۱۸

(۳)سورۃ الاعراف،۷/ ۱۴۸

زیور کے حصول و استخراج کا سب سے بڑا ذریعہ زمین اور سمندر ہے، قرآن کریم نے لفظ زیور اسی معنویت کو بیان کرتے ہوئے کہا:

﴿تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ﴾(۱)

اور تم اس (سمندر) سے زیور نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا﴾(۲)

اور زیور (جن میں موتی، مرجان اور مونگے وغیرہ سب شامل ہیں) نکالتے ہو۔

۲۔ نبوی اطلاقات:

احادیث رسول ﷺ سے یہ بات ثات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے متعدد مواقع پر لفظ "حلية" کو زیور کے معنی میں استعمال فرمایا ہے۔ مثلا:

آپ ﷺ نے ایک صحابی کو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ازراہ تعجب ارشاد فرمایا:

"مَا لِی أَرَی عَلَيْکَ حِلْيَة أهل النَّار"(۳)

"مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے گھر کی بچیوں کو زیور پہناتے ہوئے بھی اس لفظ کا استعمال فرمایا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

"فكان رسول الله ﷺ يحلينا الذهب واللؤلؤ"(۴)

"رسول کریم ﷺ ہمیں سونے اور موتیوں کا بنا ہوا زیور پہنایا کرتے تھے۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے باوضو رہنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے بھی اس لفظ کا استعمال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء"(۱)

---

(۱) سورۃ النحل، ۱۶/ ۱۴

(۲) سورۃ فاطر، ۳۵/ ۱۲

(۳) ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، (س۔ن)، السنن، دار الفکر، بیروت، لبنان۔ ۴/ ۹۰، رقم: ۴۲۲۳

(۴) بیہقی، احمد بن حسین، (۱۹۹۴ء)، السنن الکبری، مکتبہ دار الباز، مکۃ المکرمہ۔ ۴/ ۱۴۱، رقم: ۷۳۵۲

”مومن کے اعضاء میں وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔“

۳۔ شعری اطلاقات:

لفظ "حلية" کو زیور کے معنی میں عرب شعراء نے بھی کثرت سے استعمال کیا ہے، جب کبھی اور جہاں کہیں کسی ایسے حسین چہرے کو دیکھا کہ جس کے حسن کو اس کے زیور نے چار چاند لگا دیئے تو شعرائے عرب نے محبوب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس چیز کو بھی کو موضوع سخن بنایا جو محبوب کے حسن میں اضافہ کا باعث بنی۔

مندرجہ ذیل شعر اسی معنی کی عکاسی کرتا ہے:

"كأَنها مِنْ حُسُنٍ وشارهْ والحَلْيِ حَلْيِ التِّبْرِ والحِجاره"(۲)

”گویا کہ وہ (محبوبہ) بلوری حسن والی ہے، جو سونے اور ہیرے، جواہرات کے زیور سے آراستہ ہے۔“

اسی طرح اغلب عجلی کا یہ شعر بھی حلية بمعنی زیور کی تائید کرتا ہے:

"جارِيَة من قيْسٍ بنِ ثَعْلَبه بَيْضاءُ ذاتُ سُرَّة مُقَبَّبة كأنها حِلْيَة سَيْفٍ مُذهبة"(۳)

”قیس بن ثعلبہ کی گوری رنگت والی ایک لونڈی ہے جو اپنے گنبد نما جسم سے لوگوں کو خوش کرتی ہے، گویا کہ وہ سونے کے پانی سے آراستہ کی ہوئی ایک تلوار ہے۔“

دوسرا معنی: حلية بمعنی زیب وزینت

لفظ حلية کی لغوی تحقیق کے دوران جو معانی نچوڑ اور مغز کے طور پر سامنے آئے، ان میں سے دوسرا معنی زیب وزینت ہے۔ حلية بمعنی زیب و زینت، قرآن و احادیث اور لغت عرب یہ لفظ اس معنی میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔

ا۔ قرآنی اطلاق:

قرآن پاک میں اللہ تعالی نے اھل جنت کی شان و شوکت بیان کرتے ہے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ﴾(۴)

”وہ اس (جنت) میں سونے کے کنگنوں سے مزین کیے جائیں گے۔“

---

(۱) مسلم، مسلم بن الحجاج، (س۔ن)، الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ ۱/۲۱۹، رقم: ۲۵۰

(۲) ابن منظور افریقی، لسان العرب۔ ۱۴/۱۹۴

(۳) ایضا

(۴) سورۃ الکہف، ۱۸/۳۱

مذکورہ آیت میں لفظ حلیۃ زیب و زینت کے معنی میں استعمال ہوا ہے، کیونکہ اھل جنت کو جنت میں زیور پہنانے کا مقصد جنتیوں کے حسن و جمال میں اضافہ کرنا اورانہیں آراستہ کرنا ہے اور آراستہ و پیراستہ کرنے کا دوسرا نام زیب وزینت ہے۔

۲۔ نبوی اِطلاق:

لفظ "**حلية** "کو زیب و زینت کے معنی میں بعض مواقع پر نبی کریم ﷺ نے بھی استعمال فرمایا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

"كَانَ يُحَلِّينا رِعاثاً مِنْ ذَهبٍ ولُؤْلُؤ"(۱)

"رسول کریم ﷺ ہمیں سونے اور موتیوں کی بنی بالیوں سے زینت دیا کرتے تھے۔"

۳۔ محاورات عرب میں حلية بمعنی زیور کا استعمال:

جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کو زیب تن کرلے جس کا وہ اھل نہ ہو تو اھل عرب اس وقت محاورۃ کہتے ہیں:

"تَحَلّى فلان بما ليس فيه"(۲)

"فلاں نے اپنے آپ کو ایسی چیز سے آراستہ کیا جس کا وہ اھل نہیں۔"

تیسرا معنی: حلية بمعنی چمک ودمک

لفظ حلية کا ایک معنی چمک و دمک ہے اوراس معنی میں اس لفظ کو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے بھی استعمال فرمایاہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

"أمتي يوم القيامة غر من السجود محجلون من الوضوء"(۳)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں سجدوں اور (کثرت) وضو کی وجہ سے چمکتی ہوں گی۔ دوسری حدیث میں ہے:

"عن أبي حازم قال كنت خلف أبي هريرة وهو يتوضأ للصلاة فكان يمد يده حتى تبلغ إبطه فقلت له يا أبا هريرة ما هذا الوضوء فقال يا بنى فروخ أنتم ها هنا لو علمت أنكم ها

---

(۱) بیہقی، السنن الکبری، حدیث نمبر:۷۵۶۱

(۲) زبیدی، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق، (س۔ن)، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الهداية۔۳۷:۳۷۳

(۳) ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، (دون السنۃ)، السنن، دار احیاء التراث العربی، بیروت. ۲/۵۰۵، رقم:۶۰۷

هنا ما توضأت هذا الوضوء سمعت خليلي ﷺ يقول تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء"(۱)

"حضرت ابوحازم ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ ؓ کے پیچھے کھڑا تھا اور وہ نماز کے لئے وضو کررہے تھے۔انہوں نے دھونے کے لیے اپنا ہاتھ دراز کیا حتی کہ بغل تک دھویا۔میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ، یہ کیسا وضو ہے انہوں نے فرمایا، اے بنی فروخ، تم یہاں ہو۔اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کو اعضائے وضو کی چمک تک زیور پہنایا جائے گا۔"

تیسری حدیث میں ہے:

" أن عبد الله بن مسعود قال قيل يا رسول الله كيف تعرف من لم تر من أمتك قال غر محجلون بلق من آثار الوضوء "۔(۲)

"حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے؛ انہوں کہا کہ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا۔یا رسول اللہ ﷺ: آپ اپنے اس امتی کو کیسے پہچانیں گے جس کو آپ ﷺ نے دیکھا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: آثار وضو سے ان کی پیشانیاں چمکدار ہوں گی۔"

یعنی قیامت کے دن امت مصطفی ﷺ کے اعضائے وضو کثرت وضو کی وجہ سے چمکتے ہوں گے جس سے وہ دوسرے لوگوں اور امتوں سے الگ تھلگ نظر آئیں گے اور اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لیں گے جن کو آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کا زمانہ میسر نہیں ہوا گا۔

چوتھا معنی: حلية **بمعنی شکل وصورت،عادت وخصلت**

"حلیة" بمعنی شکل وصورت اور عادت وخصلت بھی لغت عرب میں مستعمل ہے جیسا کہ امام ابونعیم اصفہانی کی مشہور زمانہ کتاب کا نام "حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" ہے۔انہوں نے لفظ **حلیة** کو شکل و صورت کے معنی میں لیتے ہوئے یہ نام رکھا ہے۔اسی طرح ابن منظور افریقی نے **حلیة** کے معانی میں ایک معنی شکل وصورت بھی بیان کیا ہے۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

"الحِلْيَةُ: الصِّفَةُ والصُّورة"۔(۱) یعنی حلية بمعنی شکل وصورت۔

---

(۱) مسلم، الصحیح، ۱/۲۱۹، رقم: ۲۵۰

(۲) ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید، (س۔ن)، السنن، دار الفکر، بیروت، لبنان۔ ۱/۱۰۴، رقم: ۲۸۴

اسی طرح مرتضی زبیدی نے بھی حلية بمعنی شکل و صورت لکھا ہے۔

مرتضی زبیدی لکھتے ہیں:

"الحِلْيَة، بِالْكَسْرِ الخِلْقة والصُّورة والصِّفَة"(۲)

"یعنی لفظ حلیۃ کسرہ کے ساتھ ہو تو خلقت اور شکل و صورت کا معنی دیتا ہے۔"

پانچواں معنی: حلية بمعنی اچھا لگنا، دل میں بس جانا

لفظ حلية کے متعدد معانی میں سے ایک معنی ہے کسی کو اچھا لگنا یا کسی کے دل میں بس جانا۔ لغت عرب میں یہ لفظ اس معنی میں بھی مستعمل ہے۔

ابن منظور افریقی اس معنی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حَلِيَ فُلَانٌ بِعَيْنِي "(۳)

یعنی فلاں میری آنکھوں میں رچ، بس گیا۔

مندرجہ بالا معنی کی تائید سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل قول سے بھی ہوتی ہے:

"لكنهم حليت الدنيا في أعينهم"(۴)

"دنیا کی محبت ان کی نگاہوں میں رچ، بس گئی۔"

اسی طرح زاجر کا یہ شعر بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے:

"اِنَّ سِرَاجاً لَكَرِيمٌ مَفْخَره تَحْلَى به العَيْن إِذَا مَا تَجهره"(۵)

"بیشک وہ ایسا قابل فخر، مہربان و سخی چراغ ہے جب وہ ظاہر ہوا تو آنکھوں میں رچ، بس گیا"

مذکورہ بالا تحقیق سے ثابت ہوا کہ لفظ حلیة کے متعدد معانی ہیں جن میں ایک معنی زیور ہے اور اس معنی میں اس لفظ کا استعمال قرآن و حدیث اور لغت عرب میں کثیر ہے۔ قرآن میں اللہ تبارک و تعالی نے مختلف پیرائے کے ساتھ، مثلا کبھی "يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَة" فرما کر اور کہیں "حُلِيِّهِمْ" فرما کر اور کہیں "حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا" فرما کر اس لفظ کا

(۱) ابن منظور، لسان العرب: ۱۹۶:۱۴۔

(۲) زبیدی، تاج العروس، ۳۷:۳۷۳۔

(۳) ابن منظور، لسان العرب، ۱۹۶:۱۴۔

(۴) ابن الاثیر، مجد الدین بن محمد، الشیبانی، (۱۹۷۹ء)، النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت۔ ۱/ ۴۳۵

(۵) لسان العرب، ۱۴/ ۱۹۶

استعمال فرمایاہے۔ایسے ہی نبی کریم نے بھی اس لفظ کو مختلف مواقع پر اسی معنی میں استعمال فرمایا جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک موقع پر "حِلْيَةَ أَهْلِ النَّار" فرماکر اس لفظ کی مذکورہ معنویت کو واضح فرمایااور دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے "يُحَلِّينَا تَبْلُغُ الحِلْيَة" فرماکر اس کی معنویت کواجاگر فرمایا۔لغت عرب میں بھی اس کا استعمال کثیر ہے جیسا کہ سابقہ سطور میں تفصیلا گزر چکا ہے۔

لفظ زیور کا اصطلاحی معنی:

سابقہ سطور میں لفظ زیور کی لغوی تحقیق سے واضح کیا جا چکا ہے کہ ہمارے ماحول و معاشرہ میں بولا جانے والا لفظ زیوراپنی اصل کے اعتبار سے فارسی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں اس کے لیے "حلية" کا لفظ مستعمل ہے اور لفظ "حلية" متعدد معانی کے لیے آتاہے اور اس لفظ کے اسی معنوی تعدد کے پیش نظر ہر طبقہ کے علمائے کرام نے لفظ "حلية" کے اصطلاحی معنی متعین کرنے کے لیے اپنے،اپنے ذوق کے مطابق اس لفظ کی مختلف اصطلاحی تعبیرات وتعریفات بیان کی ہیں، کیونکہ کسی بھی لفظ کے اصطلاحی معنی کا تعین اہل زبان کے استعمال سے وابستہ ہوتا ہے اہل زبان لفظ کو جس معنی لیں گے وہی لفظ کا مرادی معنی ہوتا ہے یہ الگ بات کہ علاقہ اور زمانہ بدل جانے سے الفاظ کے مرادی معنی بدل جاتے ہیں یعنی یہ ممکن ہے کہ ایک لفظ سے ایک علاقہ اور زمانہ میں جو معنی مراد لیا جاتا ہو دوسرے علاقے اور زمانہ میں اسی لفظ سے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جاتا ہو۔پھر معنی کے تعین میں قرآن واحادیث کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے بلکہ قرآن و احادیث نے لفظ کو جس معنی میں لیا ہو وہی معنی صحیح بلکہ اصح ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات علمائے لغت،اصولیین،مفسرین اور فقہاء کے مابین الفاظ کی تعبیرات وتعریفات مختلف ہوتی ہیں۔ذیل میں پہلے نمبر پر ائمہ لغت کا بیان کردہ لفظ زیور کا اصطلاحی معنی بیان کیائے گا دوسرے نمبر پر مفسرین اور تیسرے نمبر پر فقہاء کا بیاں کردہ معنی و مفہوم بیان کیا جائے گا۔

ائمہ لغت کے نزدیک زیور کا معنی ومفہوم:

ابن منظور افریقی نے زیور کی مندرجہ ذیل تعریفات بیان کی ہیں:

۱ – الحلْيُ: مَا تُزُيِّنَ به مِنْ مَصوغِ المَعْدِنِيَّاتِ أَو الحجارة"(۱)

معدنیات یاپتھروں سے بنائی گئی ایسی چیزوں کوزیور کہتے ہیں جن کے ذریعے زینت حاصل کی جاتی ہے۔

۲۔"الحلية: هوَ اسْمٌ لِكُلِّ مَا يُتَزَيَّن به مِنْ مَصَاغِ الذَّهب وَالْفِضَّة"(۲)

(۱)لسان العرب،۱۴/ ۱۹۴

(۲)ایضا ۔

”سونے اور چاندی سے بنی ہوئی ہر وہ چیز زیور ہے جس کے ذریعے زینت اختیار کی جائے۔“

معجم لغۃ الفقہاء کے مصنف نے زیور کی تعریف کرتے کہا:

۳ - "الحلية: ما يتزين به من الحجارة والمعادن المصوغة"(۱)

”پتھروں اور معدنیات سے بنائی گئی ایسی چیزیں زیور کہلاتی ہیں جن کے ذریعے زینت حاصل کی جاتی ہے۔“

محمود عبد الرحمن زیور کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۴ - "الحلي:ما تتحلى به المرأة من جلجل وسوار، وتتزين به من ذهب أو فضة أو غير ذالك"(۲)

”بالیاں اور کنگن وغیرہ جس کو عورت پہنتی ہے زیور ہے، اور سونا وچاندی وغیرہ جس کے ذریعے زینت حاصل کی جائے زیور ہے۔“

مفسرین کے نزدیک زیور کا اصطلاحی معنی ومفہوم:

ائمہ لغت کی طرح مفسرین کرام نے بھی اپنے ذوق کا اظہار کرتے ہوئے زیور کی مختلف تعبیرات وتعریفات بیان کی ہیں چنانچہ علامہ محمود آلوسی زیور کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحلي: هو ما يتخذ للزينة ويتحلى به من الذهب والفضة"(۳)

”جو چیز بطور زینت اختیار کی جائے زیور ہے اور زیور سونا اور چاندی سے بنی ہوئی چیز سے حاصل ہوتا ہے۔“

ہر مسئلہ کو فلسفیانہ انداز میں پیش کرنے والے امام رازی زیور کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اَلْحُلِيُّ: اسْمُ مَا يُتَحَسَّنُ به مِنَ الذّهب وَالْفِضَّة"(۴)

”سونے وچاندی سے بنی ہر ایسی چیز کو زیور کہتے ہیں جس سے خوبصورتی حاصل کی جائے۔“

علامہ محمود نسفی نے زیور کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"الحلي: هو اسم ما يحسن به من الذهب والفضة"(۵)

---

(۱) قلعجی، محمد رواس، قنیبجی، حامد صادق، (س-ن)، معجم لغۃ الفقہاء، دار النفائس۔۱:۵۹۳۔

(۲) محمود، عبد الرحمن، (س-ن)، معجم المصطلحات والالفاظ الفقہیۃ، دار الفضیلۃ۔۱:۵۹۳۔

(۳) آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید، (دون السنہ)، روح المعانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔۹/۶۲

(۴) رازی، محمد بن عمر الحسن بن الحسین، (س-ن)، مفاتیح الغیب، دار الفکر، بیروت۔۶:۱۵۔

(۵) نسفی، عبد اللہ بن احمد بن محمود، (س-ن)، مدارک التنزیل وحقائق التأویل، دار النفائس، بیروت، لبنان۔۱:۲۰۵۔

”سونے وچاندی سے بنی ہر ایسی چیز کو زیور کہتے ہیں جس سے خوبصورتی حاصل کی جائے۔“

علامہ ابو حفص سراج الدین زیور کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحَلْيُ: اسم لما يُحَسَّن به من الذَّهب والفضة"(۱)

”سونے وچاندی سے بنی ہر ایسی چیز کو زیور کہتے ہیں جس سے خوبصورتی حاصل کی جائے۔“

علامہ اسماعیل حقی نے زیور کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"الحلية: ما يتحلى به الإنسان وبتزين وبالفارسية آرايش"(۲)

”حلیہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے انسان آرائش وزیبائش اور زینت حاصل کرے اور فارسی میں اس کو آرائش دینا کہتے ہیں۔“

محقق العصر، علامہ محمد الامین بن عبد اللہ، الارمی، الشافعی، المصری نے زیور کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا:

"الحلية: ما يتحلى به الإنسان ويتزين"(۳)

”جس چیز کے ذریعے انسان اپنے آپ کو سنوارے اور خوبصورتی حاصل کرے زیور ہے۔“

فقہاء کے نزدیک زیور کا اصطلاحی معنی ومفہوم:

علوم دینیہ میں فقہ کی مثال ایسے ہے جیسے دودھ میں مکھن۔یعنی جیسے دودھ کا جوہر اور مغز مکھن ہے ایسے ہی قرآن واحادیث کا جوہر اور مغز فقہ ہے اور قرآن واحادیث نُما دودھ سے، اس مکھن کو نکالنے والا فقیہ کہلاتا ہے،یہی وجہ ہے کہ احکام شرعیہ سے متعلقہ چیزوں کی تعریفات و تعبیرات میں فقہاء کی بیان کردہ تعریفات و تعبیرات کو حرف آخر سمجھا جاتا ہے کیونکہ کسی چیز کی تعریف و تعبیر بیان کرتے وقت فقیہ کی مجتہدانہ نظر قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ، لغت عرب، تعامل صحابہ، آثار صحابہ اور تعامل ناس پر بھی ہوتی ہے اسی وجہ سے بعض اوقات فقہاء کے مابین بعض مسائل میں اختلاف ہو جاتا ہے۔زیور کی اصطلاحی تعریف بھی ان اشیاء میں سے ہے جن پر فقہاء نے اپنے،اپنے ذوق کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔مثلا: صاحب "العناية" نے زیور کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"الحَلْيُ: هو مَا يَتَحَلَّى به النِّسَاءُ مِنْ ذهبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ جَوهرٍ"(۴)

---

(۱)ابن عادل، ابو حفص عمر بن علی بن عادل، (س۔ن)، اللباب فی علوم الکتاب، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔۹:۳۱۵۔

(۲)اسماعیل حقی، (س۔ن)، روح البیان، دار الفکر، بیروت، لبنان۔۸:۳۵۸۔

(۳)الارمی، محمد الامین بن عبد اللہ، (س.ن)، تفسیر حدائق الروح والریحان فی علوم القرآن، دار طرق النجاۃ، بیروت، لبنان.۲۶:۲۰۵۔

(۴)بابرتی، محمد بن محمد بن محمود، العنایۃ شرح ھدایۃ، دار الفکر، بیروت، لبنان۔۵:۱۹۱۔

”سونے، چاندی اور جوہر سے بنی ایسی چیز جس کے ذریعہ عورتیں زینت حاصل کریں ،زیور ہے۔“

علامہ ابن نجیم الحنفی لکھتے ہیں:

"الْحَلْيُ: ما تتحلى به المرأة من ذهب وفضة"(۱)

”سونے اور چاندی سے بنی ہر ایسی چیز جس سے عورت خوبصورتی حاصل کرے، زیور ہے۔“

معجم لغۃ الفقہاء میں ہے:

"الحلية: ما يتزين به من الحجارة والمعادن المصوغة"(۲)

”پگھلائی گئی معدنیات اور پتھروں سے بنی ہر ایسی چیز زیور ہے جس سے زینت حاصل کی جائے۔“

علامہ بدر الدین، العینی لکھتے ہیں:

"الحلى: في اللغة ما لبس من ذهب أو فضة أو جوهر، وقال ابن الأثير: الحلى اسم لكل ما يزيد من مصاغ الذهب والفضة"(۳)

”لغت میں سونے، چاندی اور جوھر سے بنی ہر ایسی چیز جو پہنی جائے زیور ہے اور ابن اثیر نے کہا: ہر ایسی چیز زیور ہے جو سونے، چاندی کی بناوٹ سے زائد ہو۔“

الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے:

"الحلى: هو ما يتزين به من مصوغ المعدنيات أو الأحجار الكريمة"(۴)

”معدنیات اور قیمتی پتھروں سے بنی ہر ایسی چیز جس سے زینت حاصل کی جائے، زیور ہے۔“

ملا علی القاری زیور تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحلى: هو ما يزين به من مصوغ المعدنيات، أو الحجارة"(۵)

”ڈھلی ہوئی معدنیات اور پتھروں میں سے ہر ایسی چیز زیور ہے جس سے زینت حاصل کی جائے۔“

---

(۱) ابن نجیم، سراج الدین عمر بن ابراھیم، (س۔ن)، النہر الفائق شرح کنز الدقائق، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ ۱:۴۳۶۔

(۲) معجم لغۃ الفقہاء، ص۱۸۵۔

(۳) بدر الدین عینی، محمود بن احمد بن موسی، (س۔ن)، البنایۃ شرح الھدایۃ، دار الکتب العلمیۃ، لبنان، بیروت۔ ۶:۲۳۸۔

(۴) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الکویت، وزارۃ الاوقاف والشؤن الإسلامیۃ۔ ۱۸/ ۱۰۹

(۵) ملا علی بن سلطان محمد، (س۔ن)، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، لبنان، بیروت۔ ۴/ ۱۳۵۱

لفظ زیور کی لغوی و معنوی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ہمارے ماحول و معاشرہ میں بولا جانے والا لفظ زیور اپنی اصل کے اعتبار سے فارسی زبان کے لفظ "زیب آور" کا مخفف ہے جو اردو میں "گہنا پاتا" کا معنی دیتا ہے اور عربی میں اس کے لیے "**حلیة**" کا لفظ مستعمل ہے جو زیور، عورت کا زیور پہننا، عورت کا بننا سورنا، زیب وزینت اختیار کرنا، زیبائش و آرائش اختیار کرنا، آنکھوں میں رچ بس جانا، اچھا لگنا، عادت و خصلت، شکل و صورت، رنگ و روپ، تلوار کا زیور جیسے متعدد معانی کے لیے مستعمل ہے اور اصطلاح میں علماء کی بیان کردہ تعریفات و تعبیرات کا نچوڑ مندرجہ ذیل ہے۔

ا۔ ہر ایسی چیز زیور ہے جس سے عورت زینت حاصل کرے۔

۲۔ معدنیات اور جواہرات سے بنی ہر ایسی چیز زیور ہے جس سے عورت زینت حاصل کرے۔

۳۔ سونے، چاندی اور جواہرات سے بنی ہر ایسی چیز زیور ہے جس سے زینت حاصل کی جائے۔

۴۔ جس چیز کے ذریعے انسان اپنے آپ کو سنوارے اور خوبصورتی حاصل کرے زیور ہے۔

مقالہ نگار کے نزدیک زیور کا اصطلاحی معنی و مفہوم:

مجھ ناچیز کے خیال میں عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زیور کی اصطلاحی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ ہر ایسی چیز جس کو استعمال یا اختیار کرنے سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت دکھائی دے زیور ہے۔ عام ازیں کہ وہ لباس ہو یا معدینات اور ہیرے جواہرات سے بنی کوئی چیز ہو یا کوئی انسان زیور علم سے آراستہ و پیراستہ ہو یا اخلاق حسنہ اور حسن عمل کو زیب تن کیے ہوئے ہو، سب زیور ہے۔

کیونکہ جس طرح سونے وچاندی اور دیگر دھاتوں اور ہیرے، جواہرات سے بنی چیزیں زیب تن کرنے سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت ہو جاتا ہے تو اسی طرح زیور علم اور اچھے اخلاق و اعمال سے بھی انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالی نے بوقت نماز صاف ستھر الباس پہننے کو زینت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾(۱)

"تم ہر نماز کے وقت اپنا لباس زینت پہن لیا کرو۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالی نے نماز کے لباس پہن لینے کو زینت قرار دیا ہے تاکہ انسان اللہ کی بارگاہ میں خوبصورت دکھائی دے اور ہر وہ چیز جو انسان کو خوبصورت بنا دے زیور ہے اسی طرح اللہ تبارک و تعالی نے قارون کے مال واسباب کو زینت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

---

(۱)سورۃ الاعراف:۳۱

﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ﴾(۱)

"پھر وہ اپنی قوم کے سامنے (پوری) زینت و آرائش کے ساتھ نکلا۔"

یہ آیت مبارکہ بھی اس بات کی مؤید ہے کہ ہر ایسی چیز جس سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت دکھائی دے زیور ہے۔ اسی طرح لغت عرب میں تلوار کے لیے "**حلیة السیف**(۲)" کا لفظ بولا جانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر ایسی چیز جس سے کوئی چیز یا انسان خوبصورتی حاصل کرے زیور ہے۔ علامہ آلوسی نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۱۲ ﴿وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا﴾ (۳)" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا اس آیت مبارکہ میں "**حلیة تلبسونها**" سے مراد عمدہ اخلاق و آداب اور اچھے احوال ہیں جن کو انسان بطور زینت اختیار کرتا ہے۔

علامہ آلوسی کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

"وتستخرجون حلية تلبسونها: وهي الأخلاق الفاضلة والآداب الجميلة والأحوال المستحسنة التي تكسب صاحبها زينة"(۴)

"**وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا**" سے مراد ایسے عمدہ اخلاق، خوبصورت آداب اور اچھے احوال ہیں جن کو بطور زینت اختیار کیا جاتا ہے۔"

ایسے ہی حاشیہ الشہاب میں علامہ خفاجی نے لفظ "**المدثر**" کی تفسیر بیان کرتے کہا کہ ایسا اعلیٰ و عمدہ لباس جو کبھی کبھار پہنا جائے پہننے والے کے لیے زیور اور زینت کا باعث بنتا ہے۔

علامہ خفاجی کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

"المتدثر بالنبوّة إمّا أن يراد المتحلى بها والمتزين كما إنّ اللباس الذي فوق الشعار يكون حلية لصاحبه وزينة" (۵)

"**المتدثر بالنبوۃ**" سے مراد ایسی چیز ہے جس کو انسان بطور زیور اور بطور زینت پہنتا ہے جیسا کہ معمول سے زیادہ مہنگا لباس پہننے والے کے لیے لباس زیور اور زینت کا باعث ہوتا ہے۔"

---

(۱) سورۃ القصص:۷۹

(۲) لسان العرب:۱۴:۱۹۶

(۳) سورۃ فاطر:۱۲

(۴) آلوسی، روح المعانی، ۱۱:۳۷۹

(۵) الخفاجی، احمد بن محمد بن عمر، شہاب الدین، (س۔ن)، عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی علی تفسیر البیضاوی، بیروت، دار صادر/۸:۲۶۹

الغرض مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ زیور کا اطلاق ہر ایسی چیز پر کیا جائے گا جو انسان کو دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت بنادے۔

لفظ زیور کے شرعی اطلاقات:

سطور بالا میں زیور کے لغوی و اصطلاحی اطلاقات بیان کرنے کے بعد اب زیور کے شرعی اطلاقات بیان کیے جائیں گے کیونکہ اسلام نے زیورات کے استعمال کو عام اور آزاد نہیں چھوڑا کہ مرد وعورت جیسا اور جس چیز کا چاہیں زیور پہن لیں بلکہ زیور کے استعمال کے لیے مرد وعورت کے لیے الگ، الگ قوانین اور حدود قیود بیان کی گئی ہیں لھذا اسلام میں مرد وعورت کے لیے زیور کا اطلاق صرف اس چیز پر کیا جائے گا جو چیز مرد وعورت کے لیے زیور بننے کی صلاحیت رکھتی ہو اور جو چیز اسلام میں مرد وعورت کے لیے زیور بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس پر زیور کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾(۱)

"اور رسول جو تمہیں عطا کریں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اسے چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو۔"

مرد کے لیے زیور کا شرعی اطلاق:

شریعت اسلامیہ میں مرد کے لیے بطور زیور صرف انگوٹھی پہننا جائز ہے اس کے علاوہ مرد کے لیے کسی بھی دھات کا اور کسی بھی قسم کا زیور پہننا جائز نہیں ہے یعنی مرد کے لیے صرف انگوٹھی پر زیور کا اطلاق کیا جائے گا اس کے علاوہ زیورات مثلا" گلے کا لاکٹ ، کنگن ، کڑا ، چھلا ، گانی ، پازیب ، گھنگرو ، ٹاپس ، بریسلٹ ، ہار وغیرہ میں سے کوئی بھی چیز مرد کے لیے زیور نہیں کہلائے گی کیونکہ شارع علیہ السلام مرد کو بطور زیور انگوٹھی کے علاوہ کسی بھی قسم کا زیور پہننے کی اجازت نہیں دی اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے اسلام میں شراب پر مشروب کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسلام میں شراب ایک نجس اور غلیظ شئ ہے اور سود کے مال پر مال کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا ایسے ہی مسلمان مرد کے لیے انگوٹھی کے علاوہ کسی بھی قسم کے زیور پر زیور کا اطلاق نہیں کیا جائے گا اور جو مسلمان مرد انگوٹھی کے علاوہ کسی قسم کا زیور پہنے گا تو یہ نہیں کہا جائے گا اس نے زیور پہن رکھا ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے اپنے جسم پر ایک ناجائز وحرام شئ پہن رکھی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے پہننے سے منع فرمادیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

"عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق أو فضة"(۱)

---

(۱)سورۃ الحشر:۷

''حضرت نافع، عبد اللہ بن عمر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا پس لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔''

دوسری حدیث میں ہے:

''عن بن عمر ﷺ أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتما من ذهب أو فضة وجعل فصه مما يلي باطن كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا ألبسه أبدا ثم اتخذ خاتما من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال بن عمر فلبس الخاتم بعد النبي ﷺ أبو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى وقع من عثمان في بئر أريس''(۲)

''حضرت نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا پس لوگوں نے بھی اس جیسی انگوٹھیاں بنوالیں پس جب آپ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں ابن عمر کہتے ہیں کہ اس انگوٹھی کو نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہنا پھر حضرت عثمان نے اسے پہنا حتی کہ وہ حضرت عثمان سے بئر اریس میں گر گئی۔''

ایک حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

''عن أنس بن مالك قال كتب النبي ﷺ كتابا أو أراد أن يكتب فقيل له إنهم لا يقرؤون كتابا إلا مختوما فاتخذ خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله كأني أنظر إلى بياضه في يده فقلت لقتادة من قال نقشه محمد رسول الله''(۳)

''حضرت انس بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے اہل روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ مُہر والے خط کے سوا کسی دوسرے خط کو نہیں پڑھتے تو نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی

(۱) بخاری، الصحیح، ۵/ ۲۲۰۲، رقم: ۵۵۲۷

(۲) صحیح بخاری، ۵/ ۲۲۰۲، رقم: ۵۸۶۶

(۳) بخاری، الصحیح، حدیث: ۵۸۷۵

گویا کہ آج بھی میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جس میں "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ" نقش تھا۔"

اسی طرح ایک حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

''عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق أو فضة''(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے پھر لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔"

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

''عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه نهى عن خاتم الذهب"(۲)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔"

مندرجہ ذیل حدیث بھی اسی بات کی وضاحت کر رہی ہے۔

''عن عبد الله بن مسلم عن بن بريدة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي ﷺ وعليه خاتم من حديد فقال مالي أرى عليك حلية أهل النار ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالي أجد منك ريح الأصنام ثم أتاه وعليه خاتم من ذهب فقال ارم عنك حلية أهل الجنة قال من أي شيء أتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا''(۳)

''ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، کیا بات ہے، کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں، پھر دوبارہ پیتل کی انگوٹھی پہنے حاضر خدمت ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کیابات ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں، پھر تیسری دفعہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوا، تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ کیابات

---

(۱) بخاری، الصحیح، ۵/۲۲۰۲، رقم:۵۵۲۷

(۲) بخاری، الصحیح، ۵/۲۲۰۲، رقم:۵۵۲۶

(۳) ترمذی، السنن، ۴/۲۴۸، رقم:۱۷۸۵

ہے، کہ میں تجھ پر جہنمیوں کا لباس دیکھتا ہوں، تو اس آدمی نے عرض کیا کہ میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا، چاندی کی انگوٹھی پہنو جو ایک مثقال سے کم ہو۔"

اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث بھی مرد کے لیے زیور کے اطلاق کی وضاحت کر رہی ہے۔

''عن عائشة رضي الله عنها قالت قدمت على النبي ﷺ حلية من عند النجاشي أهداها له فيها خاتم من ذهب فيه فص حبشي قالت فأخذه رسول الله ﷺ بعود معرضا عنه أو ببعض أصابعه ثم دعي أمامة ابنة أبي العاص ابنة ابنته زينب فقال تحلي بهذا يا بنية"(۱)

"ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نجاشی کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں زیور بطور ھدیہ پیش کیا گیا اس میں سونے کی انگوٹھی تھی جس میں حبشی نگ لگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے ایک لکڑی یا اپنی بعض انگلیوں سے چھوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامہ بنت ابو العاص کو بلایا جو حضور کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا کہ اے میری بیٹی اس سے زینت اختیار کر۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''نهى عن خاتم الذهب''(۲)

"رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔"

حضرت ابو ذباب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

''كان خاتم النبي ﷺ من حديد ملوي عليه فضة''(۳)

"نبی کریم ﷺ لوہے کی ایک انگوٹھی پہنتے تھے جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔"

مذکورہ بالا احادیث اس پر شاھد ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف انگوٹھی کو بطور زیور پہنا ہے اور آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی صرف انگوٹھی کو ہی بطور زیور پہنا ہے ۔ انگوٹھی کے علاوہ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین نے کسی بھی قسم کے زیور کو بطور زیور نہیں پہنا لھذا مرد کے لیے صرف انگوٹھی پر زیور

---

(۱) ابو داؤد، السنن، ۴/ ۹۲، رقم: ۴۲۳۵

(۲) بخاری، الصحیح، ۵/ ۲۲۰۲، رقم: ۵۵۲۶

(۳) ابو داؤد، السنن، ۴/ ۹۰، رقم: ۴۲۲۴

کا اطلاق کیا جائے گا انگوٹھی کے علاوہ کسی بھی قسم کے زیور پر مرد کے کے لیے زیور کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔

عورت کے لیے زیور کا اطلاق:

شریعت اسلامیہ میں عورت کے لیے زیورات کے استعمال پر کسی قسم کی کوئی قید اور پابندی نہیں لگائی گئی بلکہ عورت کو ہر قسم کا زیور پہننے کی اجازت دی گئی ہے چاہے وہ زیور کسی بھی دھات ہو اور کسی بھی قسم کا ہو یعنی اسلام میں عورت کے لیے ہر قسم اور ہر طرح کے زیور پر زیور کا اطلاق کیا جائے گا چنانچہ عورت کے لیے سونے، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل وائٹ گولڈ وغیرہ کا ہر قسم کا زیور ر مثلاً انگوٹھی، گلے کالا کٹ، کنگن، کڑا، چھلا، گانی، پازیب، گھنگرو، بالی، بریسلٹ وغیرہ پر زیور کا اطلاق کیا جائے گا یعنی عورت کے لیے ہر وہ چیز زیور ہے جسے وہ بطور زیور پہنے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾(۱)

"وہ ذات جس نے تمہارے لیے وہ سب پیدا فرمایا جو کچھ زمین میں ہے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

﴿أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ ﴾(۲)

"یا وہ جو زیور میں پرورش پائے۔"

مذکورہ بالا آیات عورت کے لیے ہر قسم اور ہر چیز کا زیور پہننے کے جواز پر ظاہر و عام ہیں اور ان آیات کے عموم کو خبر واحد کے ذریعہ مقید نہیں کیا جاسکتا اور ان آیات کے عموم کا تقاضا یہی ہے کہ عورت کے لیے زیور ہر قسم پر زیور کا اطلاق کیا جائے گا۔یہی بات امام ابو بکر جصاص کی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے۔(۳)

اسی طرح متعدد احادیث مبارکہ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

"أحل الذهب والحرير للإناث من أمتي وحرم على ذكورها"(۴)

---

(۱)سورۃ البقرۃ:۲۹

(۲)سورۃ الزخرف:۱۸

(۳)جصاص، احکام القرآن، ۵:۲۶۴

(۴)احمد بن حنبل، المسند، ۴/۳۹۲، رقم:۱۹۵۲۱، بغوی، الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء، شرح السنۃ، المکتب الاسلامی، بیروت۔ حدیث:۸۰۱۳

''میری امت کی عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال کیا گیا ہے اور میری امت کے مردوں پر سونا اور ریشم حرام کر دیا گیا ہے۔''

اسی طرح حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ عنہا کہا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نجاشی کی طرف سے سونے کی انگوٹھی ہدیہ کی گئی جس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے کسی لکڑی یا انگلی کے بعض حصہ سے پکڑا اور امامہ بنت ابی العاص کو بلوا کر فرمایا۔

''تحلي بهذا يا بنية''(۱)

''اے بیٹی اس سے زینت اختیار کر۔''

حضرت زینب بنت نبیط بن جابر سے روایت ہے:

''أوصى أبو أمامة أسعد بن زرارة ﷺ إلى رسول الله بأمي وخالتي فأتاه حلي فيه ذهب ولؤلؤ يقال له الرعاث فحلاهن رسول الله ﷺ من تلك الرعاث فأدركت ذلك الحلي عند أهلي'' (۲)

''حضرت ابو امامۃ اسعد بن زرارۃ ﷺ نے میری ماں اور میری خالہ کو سونے اور موتیوں سے بنا ایسا زیور دے کر رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا جسے "الرعاث" (یعنی بالیاں) کہا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ان بالیوں کا پہننا ان کے لیے حلال قرار دیا تو میں نے اس زیور کو اپنے گھر والوں سے لے لیا۔''

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے:

''أجمع الفقها على جواز اتخاذ المرأة أنواع حلى الذهب والفضة جميعا''(۳)

عورت کے ہر قسم کا سونے وچاندی کا زیور پہننے کے جواز پر فقہاء کا اجماع ہے۔

علامہ محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجری لکھتے ہیں:

''فيباح للمرأة أن تلبس من الحلى ما شاءت بلا إسراف ولا مباهة سواء كان من الذهب أو الفضة أو اللؤلؤ أو الألماس ونحو ذلك''(۴)

---

(۱) ابوداؤد، السنن، ۴/ ۹۲، رقم: ۴۲۳۵

(۲) ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ۔ حدیث: ۲۵۵۴

(۳) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ۱۸: ۱۱۱

(۴) موسوعہ الفقہ الاسلامی۔ ۴: ۸۹

''عورت کے لیے اسراف ومباہات کے بغیر ہر قسم کا زیور پہننا جائز ہے عام ازیں کہ وہ سونے کا ہو یا چاندی کا یا موتیوں یا الماس کا ہو۔''

مذکورہ بالا آیات و احادیث اس بات پر شاھد ہیں کہ قرآن و احادیث میں عورت کے لیے بالعموم ہر قسم اور ہر دھات کا زیور پہننا جائز قرار دیا گیا ہے اور عورت کے لیے زیورات کے استعمال پر کسی قسم کی کوئی پابندی اور قید نہیں لگائی گئی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ عورت کے لیے ہر قسم اور ہر دھات کے بنے ہوئے زیوارت پر زیور کا اطلاق کیا جائے گا۔

زیور پہنے بغیر عورت کی نماز میں کراہت کی روایت:

عورت کے لیے ہر چیز اور ہر دھات کے بنے زیورات پر زیور کا اطلاق کیے جانے کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ استطاعت کے باوجود زیور پہنے بغیر عورت کا نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ زیور پہننے کی استطاعت کے باوجود زیور نہ پہننے والی عورت کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہے اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اوراستطاعت کے باوجود زیور نہ پہننے والی عورت کی نماز کو بھی آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''عن بن عمر أنه كان يقول من السنة تدلك المرأة من بشيء من حناء عشية الإحرام وتغلف رأسها بغسله ليس فيها طيب ولا تحرم عطلا''(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ بات سنت سے ہے کہ عورت احرام باندھتے وقت اپنے سر سے مہندی اتار دے اور ایسے موٹے کپڑے سے سر کو چھپائے جس میں خوشبو نہ ہو اور عورت پر حالت احرام میں زیور پہننا حرام نہیں ہے۔''

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''أنها كرهت أن تصلي المرأه عطلا ولو أن تعلق في عنقها خيطا. قال أبو عبيد قوله: عطلا يعني التي لا حلي عليها''(۲)

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ زیور پہنے بغیر عورت کا نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر (زیور نہ پائے تو) اپنی گردن میں دھاگہ ہی لٹکا لے۔''

---

(۱) الدار قطنی، علی بن عمر بن أحمد، (۱۹۶۶ء)، السنن،، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔ ۲/۲۷۲، رقم:۱۶۸

(۲) بیہقی، السنن الکبری، ۲/۲۳۵، رقم:۳۰۸۳

اسی طرح مشہور اور اجل تابعی حضرت امام ابن سیرین کا نقطہ نظر بھی یہی تھا کہ زیور پہنے بغیر عورت کی نماز مکروہ ہے چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے۔

"عن أيوب عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَانَ يَكْره أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهق قِلَادَةٌ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِأَنْ لَا تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ"(۱)

"ایوب حضرت ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ وہ گلے میں ہار پہنے بغیر عورت کے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں تو فرمایا زیور پہننے سے مردوں سے مشابہت نہیں ہوتی۔"

اسی طرح حضرت انس بن مالک ؓ کا بھی موقف یہی ہے کہ عورت کا زیور پہنے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے۔

"كتبت أم الفضل ابنة غيلان وهي ابنة يزيد بن المهلب إلى أنس بن مالك: هل تصلي المرأة وليس في عنقها قلادة؟ قال: فكتب إليها: لا تصلي المرأة إلا وفي عنقها قلادة. قال: وإن لم تجد إلا سيرا"(۲)

"ام الفضل بنت غیلان نے حضرت انس بن مالک ؓ کی طرف خط لکھا کہ کیا؟ عورت کا اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے جب اس کے گلے میں ہار نہ ہو تو حضرت انس ؓ نے (جواباً) ان کی طرف لکھا کہ عورت کا گلے کا ہار پہنے بغیر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور آپ ؓ نے فرمایا اگر وہ ہار نہ پائے تو دھاری دار کپڑا پہن لے۔"

اسی طرح امام الطبرانی نے حضرت علی ؓ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے جس میں زیور پہنے بغیر عورت کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

"عن علي بن أبي طالب ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: يا علي، مر نساءك لا يصلين عطلا، ولو أن يتقلدن سيرا"(۳)

"حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی اپنے (گھر) کی عورتوں کو حکم دو کہ وہ زیور پہنے بغیر نماز نہ پڑھیں اور اگر وہ زیور نہ پائیں تو دھاری دار کپڑا پہن لیں۔"

امام احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں۔

---

(۱) الصنعانی، عبد الرزاق بن ہمام بن نافع، المصنف، الھند، المجلس العلمی۔ حدیث: ۵۰۴۴

(۲) عبد الرزاق، المصنف، حدیث: ۵۰۴۵

(۳) طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر، المعجم الاوسط، القاہرۃ، دار الحرمین۔ حدیث: ۵۹۲۹

''بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے مشابہت ہے۔''(۱)

مجھ ناچیز کے خیال میں عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زیور کی اصطلاحی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ہر ایسی چیز جس کو استعمال یا اختیار کرنے سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت دکھائی دے زیور ہے۔عام ازیں کہ وہ لباس ہو یا معدینات اور ہیرے جواہرات سے بنی کوئی چیز ہو یا کوئی انسان زیور علم سے آراستہ و پیراستہ ہو یا اخلاق حسنہ اور حسن عمل کو زیب تن کیے ہوئے ہو، سب زیور ہے۔

کیونکہ جس طرح سونے وچاندی اور دیگر دھاتوں اور ہیرے،جواہرات سے بنی چیزیں زیب تن کرنے سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت ہو جاتا ہے تو اسی طرح زیور علم اور اچھے اخلاق و اعمال سے بھی انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالی نے بوقت نماز صاف ستھر الباس پہننے کو زینت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾(۲)

''تم ہر نماز کے وقت اپنا لباس زینت پہن لیا کرو۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالی نے نماز کے لباس پہن لینے کو زینت قرار دیا ہے تاکہ انسان اللہ کی بارگاہ میں خوبصورت دکھائی دے اور ہر وہ چیز جو انسان کو خوبصورت بنا دے زیور ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالی نے قارون کے مال واسباب کو زینت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"فَخَرَجَ عَلَى قَوْمه فِي زِينَته"(۳)

''پھر وہ اپنی قوم کے سامنے (پوری) زینت و آرائش کے ساتھ نکلا۔''

یہ آیت مبارکہ بھی اس بات کی مؤید ہے کہ ہر ایسی چیز جس سے انسان دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت دکھائی دے زیور ہے۔اسی طرح لغت عرب میں تلوار کے لیے "حلية السيف(۴)" کا لفظ بولا جانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر ایسی چیز جس سے کوئی چیز یا انسان خوبصورتی حاصل کرے زیور ہے۔علامہ آلوسی نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۲۱

(۱)احمد رضا بریلوی، فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان۔۲۲:۱۲۷

(۲)سورۃ الاعراف:۳۱

(۳)سورۃ القصص:۷۹

(۴)ابن منظور، لسان العرب، ۱۴/ ۱۹۶

"وَتَسۡتَخۡرِجُونَ حِلۡیَةً تَلۡبَسُونَهَا[1]" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا اس آیت مبارکہ میں "حلیة تلبسونها" سے مراد عمدہ اخلاق و آداب اور اچھے احوال ہیں جن کو انسان بطور زینت اختیار کرتا ہے۔

علامہ آلوسی کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

"وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وهي الأخلاق الفاضلة والآداب الجميلة والأحوال المستحسنة التي تكسب صاحبها زينة"(۲)

"وَتَسۡتَخۡرِجُونَ حِلۡیَةً تَلۡبَسُونَهَا" سے مراد ایسے عمدہ اخلاق، خوبصورت آداب اور اچھے احوال ہیں جن کو بطور زینت اختیار کیا جاتا ہے۔"

ایسے ہی حاشیہ الشہاب میں علامہ خفاجی نے لفظ "المدثر" کی تفسیر بیان کرتے کہا کہ ایسا اعلی وعمدہ لباس جو کبھی کبھار پہنا جائے پہننے والے کے لیے زیور اور زینت کا باعث بنتا ہے۔ علامہ خفاجی کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

"المتدثر بالنبوّة إمّا أن يراد المتحلى بها والمتزين كما إنّ اللباس الذي فوق الشعار يكون حلية لصاحبه وزينة"(۳)

"المتدثر بالنبوة" سے مراد ایسی چیز ہے جس کو انسان بطور زیور اور بطور زینت پہنتا ہے جیسا کہ معمول سے زیادہ مہنگا لباس پہننے والے کے لیے لباس زیور اور زینت کا باعث ہوتا ہے۔"

الغرض مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ زیور کا اطلاق ہر ایسی چیز پر کیا جائے گا جو انسان کو دوسروں کی نگاہ میں خوبصورت بنا دے۔ مزید یہ کہ زیور پہننے سے زینت حاصل ہوتی ہے گویا کہ زیور اور زینت ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں کیونکہ زیور پہننے کا مقصد زینت اختیار کرنا ہے لھذا جہاں زیور ہوگا وہاں زینت ہوگی اور جہاں زینت ہوگی وہاں لازمی طور پر زیور بھی موجود ہوگا۔

☆☆☆☆☆

---

(۱)سورۃ فاطر:۱۲

(۲)روح المعانی،۱۱/۲۷۹

(۳)الخفاجی، احمد بن محمد بن عمر، شہاب الدین، (س۔ن)، عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی علی تفسیر البیضاوی، دار صادر، بیروت۔ ۸/۲۶۹

مصادر و مراجع

۱. القرآن الکریم
۲. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید، (دون السنہ)،روح المعانی،دار اِحیاء التراث العربی، بیروت
۳. احمد رضا،(مولانا)،(س۔ن)، فتاوی رضویہ،رضافاؤنڈیشن،لاہور، پاکستان
۴. الارمی، محمد الامین بن عبد اللہ،(س.ن)، تفسیر حدائق الروح والریحان فی علوم القرآن، دار طرق النجاۃ، بیروت، لبنان
۵. اسماعیل حقی،(س۔ن)، روح البیان، دار الفکر، بیروت، لبنان
۶. ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، (دون السنۃ)،السنن، دار اِحیاء التراث العربی، بیروت
۷. ابن الاثیر، مجد الدین بن محمد، الشیبانی،(۱۹۷۹ء)، النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت
۸. ابو داود، سلیمان بن اشعث السجستانی،(س.ن)، السنن، دار الفکر، بیروت، لبنان
۹. بابرتی، محمد بن محمد بن محمود، العنایۃ شرح ھدایۃ، دار الفکر، بیروت، لبنان
۱۰. بدر الدین عینی، محمود بن احمد بن موسی،(س.ن)، البنایۃ شرح الھدایۃ، دار الکتب العلمیۃ، لبنان، بیروت
۱۱. بغوی، الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء، شرح السنۃ، المکتب الاسلامی، بیروت
۱۲. بیہقی، احمد بن حسین،(۱۹۹۴ء)، السنن الکبری، مکتبہ دار الباز، مکۃ المکرمہ
۱۳. ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ
۱۴. خفاجی، احمد بن محمد بن عمر، شہاب الدین،(س۔ن)، عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی علی تفسیر البیضاوی، دار صادر، بیروت
۱۵. الدار قطنی، علی بن عمر بن أحمد،(۱۹۶۶ء)، السنن،، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان
۱۶. رازی، محمد بن عمر الحسن بن الحسین،(س۔ن)، مفاتیح الغیب، دار الفکر، بیروت
۱۷. زبیدی، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق،(س۔ن)، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایۃ
۱۸. الصنعانی، عبد الرزاق بن ھمام بن نافع، المصنف، الھند، المجلس العلمی
۱۹. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر، المعجم الاوسط، القاہرۃ، دار الحرمین
۲۰. ابن عادل، ابو حفص عمر بن علی بن عادل،(س۔ن)، اللباب فی علوم الکتاب، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان
۲۱. فیروز الدین، مولوی،(س۔ن)، فیروز اللغات، اردو، فیروز سنز، لاہور
۲۲. قلعجی، محمد رواس، قنیبجی، حامد صادق،(س۔ن)، معجم لغۃ الفقہاء، دار النفائس
۲۳. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید،(س۔ن)، السنن، دار الفکر، بیروت، لبنان

۲۴. مسلم، مسلم بن الحجاج،(س۔ن)، الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

۲۵. محمود، عبد الرحمن،(س۔ن)، معجم المصطلحات والالفاظ الفقہیۃ، دار الفضیلۃ

۲۶. ملا علی بن سلطان محمد،(س۔ن)، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، لبنان، بیروت

۲۷. الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الکویت، وزارۃ الأوقاف والشؤن الإسلامیۃ

۲۸. نسفی، عبد اللہ بن احمد بن محمود،(س۔ن)، مدارک التنزیل وحقائق التأویل، دار النفائس، بیروت، لبنان

۲۹. ابن نجیم، سراج الدین عمر بن ابراھیم،(س۔ن)، النہر الفائق شرح کنز الدقائق، دار الکتب العلمیۃ، بیروت